نظریہ ختمِ نبوت کو ماننا۔یعنی محمد ﷺ کے بعد اور رسولوں کے آنے کا انکار کرنا اللہ تعالے کے پاک کلام کے خلاف ھے۔ اور اللہ تعالے سے بغاوت ھے

اللہ تعالے نے اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے مجھے یہ بتلایا ھے کہ محمد ﷺ کو خاتم النبیین کہنے کا مطلب یہ ھے کہ: محمد ﷺ بعض دُوسرے نبیوں کے نبی اللہ ہونے کی تصدیق کرنے والے ہیں۔(مُہرِ صداقت لگانے والے): خاتم النبیین کا مطلب۔نبیوں کو ختم کرنے والا۔یا آخری نبی۔یا آخری رسول ... ہرگز نہیں ھے۔تمہاری قوم (پاکستانی) نے ... خاتم النبین ... کے معنے اُسی طرح اُلٹ سمجھ لیے ہیں ۔جِس طرح۔یومِ قیامت کے معنے (مفہوم) اُلٹ سمجھے ہوئے ہیں۔

میرے پیارے قومی بھائیو، بہنوں.... اور ہماری قوم کے معزز دینی و دُنیاوی راہنماؤ! محبت اور ادب کیساتھ آپ سے درخواست ھے، کہ اِس مضمون کو۔ توجہ کے ساتھ پڑھیں۔ اِس مضمون میں قرآنِ مجید کی چند آیات آپ کے تدبر اور غور کرنے کیلیئے پیش کی ہیں۔ اللہ تعالے کے پاک کلام کو ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک۔ یقین کرتے ہوئے۔ جب آپ تدبر کریں گے۔ تو۔ انشاء اللہ تعالے۔ آپ سمجھ سکیں گے کہ۔ قرآنِ مجید کی اِن آیات میں اللہ تعالے نے اپنے صاف اصول بیان فرمائے ہیں ۔اُن اصولوں کے سچ ہونے کیلیئے لازمی ھے کہ :

محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لیکر قیامت کے آنے تک **اللہ تعالے کے رسول** دُنیا کے ہر ایک خِطّے میں۔ مبعوث ہوتے رھیں۔ اور چونکہ اللہ تعالے کی یہ آیات اور بیان۔ یقیناً سچے ہیں۔ لہذا۔ لازمی بات ھے کہ.. ہماری قوم کا نظریہ ختمِ نبوت۔ ضرور غلط (باطل) ھے... اللہ تعالے کی مندرجہ ذیل آیات پر۔ تعصب سے پاک ہو کر۔ سچے دِل کیساتھ۔ تدبر فرمائیں۔ اللہ تعالے آپ کی مدد اور راہنمائی فرمائے۔ آمین۔

Surah Al-Qasas Chapter 28: Verse 59

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾

احمد علی [28:59]	محمد حسین نجفی [28:59]	احمد رضاخان [28:59]
اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک ان کے بڑے شہر میں پیغمبر نہ بھیج لے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں	اور آپ کا پروردگار بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی مقام میں کوئی رسول نہ بھیج دے جو ہماری آیتوں کی تلاوت کرے اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں ہیں جب تک ان کے باشندے ظالم نہ ہوں۔	اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جبکہ ان کے ساکن ستمگار ہوں

اس آیت میں اللہ تعالے نے یہ اصول بیان فرمایا ھے۔ کہ اللہ تعالے بستیوں (شہر، گاؤں) کو ھلاک نہیں کرتے۔ جب تک کہ اُن کی مرکزی بستی میں۔ ایسے رسول کو مبعوث نہ فرمادیں، جو اُن کو اللہ تعالے کی آیات (نشان)۔ باآواز پڑھ کر سُنائے۔ اور آیات کو باآواز پڑھ کر سُنانے۔ کیلیئے یہ لازمی (ضروری) ھے ۔ کہ وُہ رسول۔ جسمِ عنصری کے ساتھ زندہ ۔ اُن بستیوں کے مرکز میں پہنچے۔

Surah Al-Sho’araa Chapter 26: Verse 208 سورة الشعرآء

وَمَآ أَهۡلَكۡنَا مِن قَرۡيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾

جالندہری [26:208]	Jama’at Ahmadiyya	ابوالاعلی مودودی [26:208]
اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے نصیحت کرنے والے (پہلے بھیج دیتے) تھے	اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے ڈرانے والے (بھیجے جاچکے) تھے۔	(دیکھو) ہم نے کبھی کسی بستی کو اِس کے بغیر ہلاک نہیں کیا کہ اُس کے لیے خبر دار کرنے والے حق نصیحت ادا کرنے کو موجود تھے۔
محمد جوناگڑھی [26:208]	**علامہ جوادی [26:208]**	**طاہر القادری [26:208]**
ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا ہے مگر اسی حال میں کہ اس کے لیے ڈرانے والے تھے۔	اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے ڈرانے والے بھیج دیئے تھے	اور ہم نے سوائے ان (بستیوں) کے جن کے لئے ڈرانے والے (آچکے) تھے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا،

مندرجہ بالا سارے اردو ترجموں میں۔ مُنذرون کی بجائے۔ (غلطی سے) ۔ منذرین کا ترجمہ لکھا گیا ھے۔ جِس کی وجہ سے اللہ تعالے کے نام پر ایک غلط (جھوٹی) بات منسوب ہوگئی ھے۔ اللہ تعالے نے تو۔ منذرون فرمایا ھے۔ اِس کا مطلب تو۔ وُہ لوگ ہیں۔ جِن کو کسی نذیر (رسول) نے۔ خبر دار کرنے والی نصیحت یا تنبیہ ۔ پہنچادی ہو۔ یعنی۔ جِن کو وارن ... Warn ... کر دیا گیا ہو۔ قرآنِ مجید میں۔ نذیر کے لفظ کی جمع کی صورت کیلئے۔ مُنذرین۔ کا لفظ استعمال فرمایا گیا ھے۔ اللہ تعالے نے قرآنی مثالوں سے واضح فرمایا ہوا ھے ۔ کہ جب بھی کسی بستی یا بستیوں کو ھلاک کیا ھے۔ تو۔ اللہ تعالے نے اپنے رسولوں کو اور اُن کی بات مان لینے والوں .. (مومنین) .. کو۔ ھلاکت کے آنے سے پہلے پہلے۔ اُس بستی سے باہر۔ نکال لیا تھا۔ [مُنذرون] کا ترجمہ غلط ہونے کیوجہ سے، یہ غلط (جھوٹا) تاثر پیدا ہو تا ھے کہ۔ بستیوں کی ھلاکت کے وقت۔ نصیحت کرنے والے (نذیر، رسول) بھی ۔اُس بستی میں موجود ہوتے ہیں۔ قوم کے علماء سے گذارش ھے کہ۔ آئندہ کیلئے۔ اِس غلطی کی اصلاح کر لیں۔

اللہ تعالے نے۔ اِس مبارک آیت میں۔ یہ اصول (طریقہ کار) بیان فرمایا ھے۔ کہ ۔ اللہ تعالے کسی بستی کو ۔ ایسے وقت (زمانے) میں ھلاک (تباہ، برباد) کرنے کا حکم نہیں فرماتے۔ جِس وقت (زمانے) میں۔ (کم از کم کچھ) .. مُنذرون .. (وُہ لوگ، جِن کو متنبہ یا خبر دار کیا گیا ھے)۔ اُس بستی میں موجود نہ ہوں۔ اگر چہ بستیوں کی ھلاکت والا عذاب متعلقہ رسولوں کی زندگی کے دوران ہی آتا رھا ھے.. لیکن اُس وقت، رسول کا بستی کے اندر موجود ہونا ضروری نہیں۔ جبکہ اِس آیت میں مُنذرون کے اُنکی (ھلاک کی جانے والی) بستی میں موجود ھونے کی بات بیان ہوئی ھے۔

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 15

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

علامہ جوادی [17:15]	طاہر القادری [17:15]	ابوالاعلی مودودی [17:15]
جو شخص بھی ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ بھی اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے اور ہم تو اس وقت تک عذاب کرنے والے نہیں ہیں جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیج دیں	جو کوئی راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لئے ہدایت پر چلتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال (بھی) اسی پر ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں،	جو کوئی راہ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے، اور جو گمراہ ہو اس کی گمراہی کا وبال اُسی پر ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق وباطل کا فرق سمجھانے کے لیے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں

اللہ تعالےٰ نے۔ اِس مبارک آیت میں۔ اپنے دو (2) اصول (طریقہ کار) بیان فرمائے ہیں...(1)۔ اللہ تعالےٰ ہرگز عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک کہ (وہاں پر، یعنی اُن لوگوں کے درمیان)۔ اپنے کسی رسول کو مبعوث نہ فرمائیں۔...(2)۔ کسی ایک جان (انسان) کا بوجھ۔ کسی بھی دوسری جان (انسان) پر نہیں ڈالا جائے گا۔ توجہ فرمائیں کہ۔ عالیشان اللہ تعالےٰ نے۔ خود اپنی پاک ذات کیلئے۔ عدل کے یہ بُنیادی اصول بیان فرمائے ہیں۔ میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنو!... یہ ھمارے اللہ تعالےٰ کے بیان فرمائے ہوئے اصول ہیں۔ اِن اصولوں کو ذھن سے محو نہ ہونے دیں۔.....

مندرجہ بالا تین قرآنی آیات میں۔ ہم نے۔ اللہ تعالےٰ کے چار اصول (فرمان، وعدے) دیکھ لئے ہیں۔

1۔ اللہ تعالےٰ بستیوں کو ھلاک نہیں کرتے۔ جب تک کہ اُن کی مرکزی بستی میں کسی رسول کو مبعوث نہ کر چکے ہوں۔

2۔ جس کسی بستی کو ھلاک کرتے ہیں۔ اُس بستی کے اندر (اُس وقت) وُہ لوگ زندہ موجود ہوتے ہیں۔ جن کو تنبیہ (وارننگ) دی گئی ہوتی ھے۔

3۔ اللہ تعالےٰ کسی بھی جان (انسانوں، لوگوں) کا بوجھ کسی دوسری جان پر نہیں ڈالتے۔

4۔ اللہ تعالےٰ کسی بھی قسم کا عذاب۔ ہرگز نہیں دیتے۔ جب تک کہ وہاں (متعلقہ لوگوں میں)... کسی رسول کو مبعوث نہ کر چکے ہوں۔

چنانچہ۔ جب تک۔ جن بستیوں میں یا جن لوگوں کے درمیان۔ اللہ تعالے کسی رسول کو مبعوث نہ فرمادیں۔ تب تک

نہ تو اُن بستیوں کو ھلاک کیا جاسکتا ھے۔ اور نہ ہی اُن بستیوں (یا اُن لوگوں)۔ پر اللہ تعالے کی طرف سے عذاب نازل ہو سکتا ھے۔
نہ ہی ایسے ہو سکتا ھے۔ کہ۔ اللہ تعالے رسول تو کسی اور۔ زمانے، قوم، مُلک یا لوگوں کے درمیان۔ مبعوث فرمائیں۔ اور اُس رسول
کو۔ نہ ماننے کی وجہ سے۔ عذاب یا ھلاکت۔ کسی اور ہی زمانے، قوم، مُلک یا لوگوں پر نازل فرمادیں۔ (نعوذ باللہ) ...

میری پیاری قوم کے لوگو! اب اپنے اللہ تعالے کے وقار اور عدل کو۔ مدِّ نظر رکھتے ہوئے... مندرجہ ذیل آیت پر تدبر فرمائیں۔

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 58

وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ
كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾

احمد علی [17:58]	ابوالاعلی مودودی [17:58]	احمد رضا خان [17:58]
اور ایسی کوئی بستی نہیں جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا اسے سخت عذاب نہ دیں یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے	اور کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا سخت عذاب نہ دیں یہ نوشتہ الٰہی میں لکھا ہوا ہے	اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے،

چونکہ اللہ تعالے کی یہ آیت یقیناً سچی ھے۔ لہٰذا۔ موجودہ زمانے میں، پوری دُنیا میں۔ جو ہزاروں شہر (بستیاں) موجود ہیں، اِن سب
بستیوں (شہروں) نے اپنے اپنے وقت پر مگر قیامت سے پہلے پہلے ھلاک یا معذوب ہونا ھے۔ لیکن۔ رسول مبعوث ہوئے بغیر۔
نہ ھلاکت آسکتی ھے اور نہ عذاب آسکتا ھے۔ چنانچہ۔ قیامت سے پہلے پہلے۔ ہزاروں رسولوں کا مبعوث ہونا۔ بھی ضروری ھے۔

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو۔ میرے بھائیو، بہنو، بچو اور ساتھیو ! اللہ تبارک وتعالے نے انسانوں کی بستیوں پر ھلاکت یا عذاب بھیجنے کیلیئے اپنے جو اصول بیان فرمائے ہیں۔ وُہ چاروں اصول۔ آج بھی اور قیامت کے دِن تک کیلیئے سچ ھیں۔ چنانچہ۔ بستیوں کی ھلاکت یا عذاب سے پہلے۔ اُن بستیوں کے مرکز میں اللہ تعالے کے کسی رسول کا مبعوث ہونا۔ ایک لازمی اور یقینی بات (امر، کام) ھے۔. اور۔ اللہ تعالے کا یہ بیان بھی سچ ھے۔ کہ قیامت سے پہلے پہلے۔ دُنیا کی ہر ایک بستی پر۔ یا ھلاکت۔ یا شدید عذاب۔ ضرور نازل کیا جائے گا۔ اور یہ بات نوشتہ الٰہی میں لکھی ہوئی ھے۔

اللہ تعالے کے پاک کلام کو دیکھنے یا سُننے کے بعد۔ اُس سے لاپرواہی یا تکبر کا سلوک کرنا۔ سخت ظلم اور بڑا گُناہ ھے۔ اللہ تعالے کی جو آیات آپ نے۔ اِس مضمون میں دیکھی ہیں۔ اِن پر تدبر فرمائیں.. اور سوچیں کہ .. اللہ تعالے کی تو.. کوئی بھی آیت جھوٹ (غلط) نہیں ہو سکتی۔ **پھر ایسا کیوں ھے؟** کہ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہو سکتے..(نعوذ باللہ) ۔ تو۔ پھر تو۔ مندرجہ بالا آیاتِ قرآنِ مجید میں سے۔ یا تو۔ **آیت (17:58)** ... وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾ ... کو منسوخ، یا غلط تسلیم کرنا پڑتا ھے۔ یا پھر (نعوذ باللہ)۔ **آیت (17:15)... آیت (26:208) .. اور آیت (28:59)** ۔ کو جھوٹ تسلیم کرنا پڑے گا۔ یہ چاروں آیات۔ صرف اور صرف تب ہی سچ.. ہو سکتی ہیں۔ اگر اللہ کے رسول۔ دُنیا کے ہر خطّے میں۔ آئندہ بھی مبعوث ہوں..... سوچیں!

اللہ تعالے نے اپنی پاک وحی کے ذریعے سے۔ مجھے وضاحت اور دلائل کے ساتھ بتلایا اور سکھلایا ھے۔ کہ خاتم النبیین کے الفاظ۔ کا مطلب.. نبیوں کو ختم کرنا نہیں ھے۔ **محمد ﷺ۔ اللہ کے رسول اور نبی تھے۔ مگر۔ آخری رسول۔ یا۔ آخری نبی، ہر گز نہیں تھے** ۔ اللہ کے رسول یعنی۔ اللہ تعالے کی طرف سے بھیجے ہوئے اللہ کے بندے... ہر قوم، ہر ملک، ہر مذھب... میں ہمیشہ ہی آتے رھے ہیں۔ اور قیامت تک۔ آتے رہیں گے۔

اے میری قوم کے لوگو!... نظریہ ختمِ نبوت... شیطان کا بنایا ہوا۔ ایک فریب (دھوکہ، جھوٹ) ھے۔
خود بھی اِس جھوٹے نظریے کے فریب سے بچو!۔ اور اپنے قومی بھائیوں کو بھی اِس شیطانی فریب سے بچاؤ!

اللہ تعالے۔ اِس مضمون کو پاک دِل سے پڑھنے والوں پر۔ ہر قِسم کی۔ رحمتیں، فضل، برکتیں، اور عرفان، نازل فرماتا رھے۔ آمین۔

آپ کا قومی بھائی................ محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج مورخہ 30 اکتوبر۔ 2014 سنِ عیسوی.. ھے۔